۱۶۶۳۳
۲۱/۶/۳

re-fatwa

From: حنظلہ عمیر - عمیر رشید - Pakistan <hanzalahumairrashed@gmail.com>
Sent: 22 January 2020 07:16 PM
To: re-fatwa@darululoomkarachi.edu.pk

نام / :Name	حنظلہ عمیر
ولدیت یا زوجیت / :Father's /H/W	عمیر رشید
جنس / Gender	مرد
عمر / Age	24
شناختی کارڈ نمبر / :CNIC N0	4210160087641
ای میل / :E-mail	hanzalahumairrashed@gmail.com
رابطہ نمبر / : Contact No	03338087801
موجودہ پتہ / :Address	ناظم آباد نمبر 4
ملک کا نام / : Country	Pakistan
	https://darululoomkarachi.edu.pk/wp-content/uploads/arforms/userfiles/101_132_1579702544677_.docx

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

معلوم یہ کرنا ہے کہ جس رقم کے ساتھ ضروریات اصلیہ متعلق ہوں اسکو الگ کر کے بقیہ رقم میں زکوۃ ادا کی جاتی ہے جیسے مہینہ کا راشن خریدنا ہو تو اسکی رقم نکالی جائے گی پھر زکوۃ ادا کی جائے گی، تو اگر مکان خریدنے کی غرض سے جو رقم جمع کی ہے اس پر زکوۃ کیوں ہے (سال گزرنے کے بعد) حالانکہ وہ بھی ضروریات اصلیہ میں سے ہے؟؟؟ دونوں میں فرق کی وجہ کیا ہے؟؟؟ بحوالہ جواب عنایت فرمادیں تو نوازش ہوگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدا ومصليا

مفتی بہ قول کے مطابق قرض کی ادائیگی کے علاوہ کسی بھی ضرورت کیلئے جمع کی گئی رقم پر زکوۃ واجب ہوتی ہے، لہٰذا زکوۃ واجب ہونے کی تاریخ کو آدمی کی ملکیت میں جو بھی رقم ہو (خواہ وہ دکان ونفقے کی غرض سے رکھی ہو یا ذاتی گھر خریدنے کی نیت سے) قرض کو منہا کرنے کے بعد بہر حال اس پر زکوۃ لازم ہوگی۔ فقہی طور پر دونوں صورتوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

الدر المختار (٢/ ٢٦٢)

فارغ (عن حاجته الأصلية) لأن المشغول بها كالمعدوم. وفسره ابن ملك بما يدفع عنه الهلاك تحقيقا كثيابه أو تقديرا كدينه

رد المحتار (٢/ ٢٦٢)

لكن اعترضه في البحر بقوله: ويخالفه ما في المعراج في فصل زكاة العروض أن الزكاة تجب في النقد كيفما أمسكه للنماء أو للنفقة، وكذا في البدائع في بحث النماء التقديري. اهـ.

قلت: وأقره في النهر والشرنبلالية وشرح المقدسي، وسيصرح به الشارح أيضا، ونحوه قوله في السراج سواء أمسكه للتجارة أو غيرها، وكذا قوله في التتارخانية نوى التجارة أولا، لكن حيث كان ما قاله ابن ملك موافقا لظاهر عبارات المتون كما علمت، وقال ح إنه الحق فالأولى التوفيق بحمل ما في البدائع وغيرها، على ما إذا أمسكه لينفق منه كل ما يحتاجه فحال الحول، وقد بقي معه منه نصاب فإنه يزكي ذلك الباقي، وإن كان قصده الإنفاق منه أيضا في المستقبل لعدم استحقاق صرفه إلى حوائجه الأصلية وقت حولان الحول، بخلاف ما إذا حال الحول وهو مستحق الصرف إليها ..... واللہ تعالیٰ اعلم

محمد طلحہ ہاشم عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

٦/ جمادی الثانیہ ١٤٤١ھ

١/ فروری ٢٠٢٠ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

٦/٦/١٤٤١ھ

01-02-2020